

عمر بن الخطاب صاحب کی تشدد کے چند نمونے

<?xml encoding="UTF-8?">

جناب عمر بن الخطاب صاحب کی تشدد کے چند نمونے

ترجمہ اور ترتیب: ابو یعسوب الدین

نوٹ اس تحریر کو ہم نے فقط ترجمہ اور ترتیب دی ہے باقی اصل حوالہ جات عامہ (اہل سنت) کی معتبر کتابوں کا دیا ہوا ہے جس کا ذمہ دار خود مؤلفین ہیں

جناب عمر کا انس بن مالک کو تازیانہ اور کوڑے مارنا۔

وجہ اپنے غلام سے عقد نہ کرانا

تفسیر فخر رازی، 23/189 و ...

قبیصہ بن جابر کو کوڑے اور تازیانہ مارنا

وجہ سوال شرعی کا پوچھنا

مصنف عبدالرزاق 4/406 و مستدرک علی الصحیحین 3/310

لمبا لباس پہننے پر کوڑے اور تازیانہ مارنا

شرح العمده 4/366

ماہ رجب میں مستحب اور سنت روزے نہ رکھنے کی وجہ سے لوگوں پر تازیانے اور کوڑے مارنا

مجموع الفتاویٰ 25/291

آہستہ راستہ چلنے پر جوان کو تازیانے اور کوڑے مارنا

تفسیر ابن کثیر 3/433

کسی بے چارے شخص کو کتاب دانیال نبی علیہ السلام ! کی جمع آوری پر کوڑے اور تازیانے مارنا !

جبکہ (دعویٰ یہ ہے کہ) خود عمر بن الخطاب نے تورات کو لکھا تھا اور نماز جمعہ کے موقع پر منتشر کرتا تھا

در المنثور 4/497

فقیر اور مسکین پر تازیانے اور کوڑے مارنا

وجہ

کچھ مقدار میں خشک روٹی ساتھ رکھنا

التيسير بشرح الجامع الصغير 2/421

تميم دارى پر پر كوڑے اور تازيانے مارنا
وجه اور علت

نماز مستحب نہ پڑھنا
سير اعلام النبلاء ذہبی 2/448

سعید بن عامر کو كوڑے اور تازيانے مارنا
علت اور سبب
کیونکہ فقط خلیفہ کے دستور کو سنا تھا
تاریخ مدینہ دمشق 21/164

جناب عمر کا عمیر بن سعد کو كوڑے مارنا
سبب
کیونکہ وہ خود خلیفہ کے دستور کی اجراء کرتا تھا
تاریخ مدینہ دمشق 21/488 و سير اعلام النبلاء ذہبی 2/560

طلحة بن عبیداللہ کو تازيانے اور كوڑے مارنا
علت
احرام کے وقت رنگ دار لباس کا زیب تن کرنا
المبسوط 4/8

بے چارہ شخص کو شلاق اور كوڑے مارنا
علت و سبب
اپنے بیوی کو تین دفعہ طلاق دینا
ایثار الانصاف 1/168 و الغرة المنیفة 1/168

کلاب بن امیہ کو كوڑے مارنا
وجه
اپنے عمر رسیدہ ماں باپ کی دیکھ بھال کرنا
مکارم الاخلاق 1/82 ح 242

اپنے بیٹے عبیداللہ کو كوڑے مارنا
وجه

گوشت والے کھانا تناول کرنا
المصنف ،عبدالرزاق 11/87 ح 19998

کنیز کو کوڑے مارنا
علت و سبب
حجاب پہننا
تفسیر بغوی 1/376

زمین کو کوڑے مارنا
سبب اور وجہ
زلزلہ آنا !
تفسیر رازی 21/75

زمان جاہلیت میں اپنے بیٹیوں کو زندہ درگور (زندہ دفنانا)
عبقریۃ عمر، محمود عقاد؟ 214

اپنے بیٹے عبدالرحمن کو کوڑے مارنا
وجہ

شراب پینا شرب خمر اور اسی کی شدت اور سختی کی وجہ سے موت کا واقع ہونا !
الاستیعاب ابن عبدالبر 3/1012 الاستذکار 8/6 فتح الباری ابن حجر عسقلانی 12/65

جناب ابوبکر (کی بیوی عاتکہ بنت زید) کی موت کے بعد خواستگاری کے لئے جانا اور عاتکہ بنت زید کا عمر سے
مسجد جانے کی اجازت دینے اور تھپڑ نہ مارنے کی شرط رکھنا!
التمہید 23/405 اور ابن اثیر، عزالدین ابوالحسن علی بن محمد، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج 7، ص 201.

لاوارث اور بے چارے نوکروں اور عورتوں کو ہمیشہ تھپڑ مارنا
مصنف عبدالرزاق صنعانی 9/441 ح 17938 و 17939

ام ابان دختر، عتبۃ بن شیبہ کا عمر کی خواستگاری کو رد کرنا
وجہ اور علت
خلیفہ کی سخت مزاجی اور شدت پسندی
تاریخ طبری 2/564

اپنی بیوی پر تھپڑ مارنا وہ بھی آدھی رات کو

مجمع الزوائد 4 / 303 و سنن ابن ماجہ 1/639 و ...

اپنی بہن اور اس کے شوہر کو زوردار طماچے مارنا
علت اور وجہ
اسلام قبول کرنا (اور مسلمان ہو کر کلمہ طیبہ پڑھنا)
البدایۃ و النہایہ ابن کثیر 3/80

ام فروة، ام المومنین عائشہ کی بہن کو کوڑے مارنا
علت
اپنے پدر اور والد پر رونا اور گریہ کرنا
تاریخ طبری 2/614

کنیز کو اس کی خوبصورتی اور زیبائی کی وجہ سے کوڑے مارنا
زاد المسیر 6/421

ابی بن کعب کو کوڑے مارنا
وجہ
فقط لوگوں کا اس کے پیچھے چلنا !
منہاج السنۃ النبویہ ابن تیمیہ 6/256

عمر کے کوڑے اور شلاق کی خوف سے بے چاری خاتون کا شلوار میں پیشاب کرنا
جرم اور غلطی!
اپنے شوہر کے لئے عطر لگانا !
مصنف عبدالرزاق 4/373

حاملہ عورت کا عمر کی خوف اور ڈر سے سقط جنین کرنا !
السنن الکبریٰ بیہقی 6 / 123 و المغنی، ابن قدامہ 10/364

معاویہ بن ابی سفیان کا فاخرانہ اور سبز رنگ کے لباس پہننے پر تازیانے اور کوڑے مارنا
البدایۃ و النہایہ ابن کثیر دمشقی 8/125

شدت غصہ و ناراضگی اس حد تک ہوتا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو کاٹتے اور لہو لہاں کرتا تھا
شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی 6/209

عمر بن الخطاب کے کوڑے ، شلاق اور تازیانے حجاج ابن یوسف الثقفی کے شمشیر اور خنجر سے اس حد تک خوفناک اور سخت شدید تر ہوتا تھا کہ 120 ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا !

مغنی المحتاج نووی فی آداب القضا ء 4/521

عوام الناس کے درمیاں جناب عمر صاحب سب سے پہلے (او سب سے زیادہ) کوڑے، تازیانے اور شلاق مارنے والا خلیفہ مشہور ہوا۔

تاریخ طبری 4/209

جناب عمر بن الخطاب اپنے ذاتی شدت پسندی اور سخت مزاجی کا اعتراف اور اقرار کرتا رہتا تھا طبقات الکبیر زہری 3/255

اسلام میں سب سے پہلے دہشت گردی کا واقعہ

دختر رسول اللہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو کوڑے و تازیانے مارنا اور گھر پر حملہ اور بیت الشرف کو آگ لگانے کی دھمکی دینا ...

یاد رہیں!

بہت ساری کتابوں میں اس ظلم و بربریت کا برملا ذکر ہوا ہے بس ہم یہاں پر تیسری صدی کے اہل سنت کے عالم ابن زنجویہ کی کتاب الاموال سے ایک روایت نقل کرتے ہیں:

أنا حميد أنا عثمان بن صالح، حدثني الليث بن سعد بن عبد الرحمن الفهمي، حدثني علوان، عن صالح بن كيسان، عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف، أن أباه عبد الرحمن بن عوف، دخل علي أبي بكر الصديق رحمة الله عليه في مرضه الذي قبض فيه ... فقال [أبو بكر]: « أجل إني لا آسي من الدنيا إلا علي ثلاثٍ فَعَلْتُهِنَّ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهِنَّ، وثلاث تركتهن وددت أني فعلتهن، وثلاث وددت أني سألت عنهن رسول الله (ص)، أما اللاتي وددت أني تركتهن، فوددت أني لم أكن كَشَفْتُ بيتَ فاطمةَ عن شيء، وإن كانوا قد أَغْلَقُوا علي الحرب....

عبد الرحمن ابن عوف ، ابوبکر کی بیماری کے ایام میں اسکے پاس اسکی عیادت کرنے گیا اور اسے سلام کیا، باتوں باتوں میں ابوبکر نے اس سے ایسے کہا:

مجھے کسی شے پر کوئی افسوس نہیں ہے، مگر صرف تین چیزوں پر افسوس ہے کہ اے کاش میں تین چیزوں کو انجام نہ دیتا، اور اے کاش کہ تین چیزوں کو انجام دیتا، اور اے کاش کہ تین چیزوں کے بارے میں رسول خدا سے سوال پوچھ لیتا، اے کاش میں فاطمہ کے گھر کی حرمت شکنی نہ کرتا، اگرچہ اس گھر کا دروازہ مجھ سے جنگ کرنے کے لیے ہی بند کیا گیا ہوتا۔۔۔۔۔

الخرساني، أبو أحمد حميد بن مخلص بن قتيبة بن عبد الله المعروف بابن زنجويه (متوفي 251هـ) الأموال، ج 1، ص 387؛

الدينوري، أبو محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة (متوفي 276هـ)، الإمامة والسياسة، ج 1، ص 21، تحقيق: خليل المنصور، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت - 1418هـ - 1997م، با تحقيق شييري، ج 1، ص 36، و با تحقيق، زيني،

ج 1، ص 24؛

الطبري، محمد بن جرير (متوفي 310ھ)، تاريخ الطبري، ج 2، ص 353، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت؛

الأندلسي، احمد بن محمد بن عبد ربه (متوفي: 328ھ)، العقد الفريد، ج 4، ص 254، ناشر: دار إحياء التراث

العربي - بيروت / لبنان، الطبعة: الثالثة، 1420ھ - 1999م؛

المسعودي، أبو الحسن علي بن الحسين بن علي (متوفي 346ھ) مروج الذهب، ج 1، ص 290؛

الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم (متوفي 360ھ)، المعجم الكبير، ج 1، ص 62، تحقيق: حمدي بن

عبدالمجيد السلفي، ناشر: مكتبة الزهراء - الموصل، الطبعة: الثانية، 1404ھ - 1983م؛

العاصمي المكي، عبد الملك بن حسين بن عبد الملك الشافعي (متوفي 1111ھ)، سمط النجوم العوالي في أنباء

الأوائل والتوالي، ج 2، ص 465، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود- علي محمد معوض، ناشر: دار الكتب العلمية

- بيروت - 1419ھ - 1998م.

*اس موضوع پر آیت اللہ العظمی ناصر مکارم شیرازی حفظہ اللہ کی ویب سائٹ سے ایک مختصر تحریر کو بھی
آخر میں اضافہ کرتے ہیں*

حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کے گھر پر خلیفہ دوم کا حملہ

سوال: کیا حضرت علی و فاطمہ زہرا (علیہما السلام) کے گھر پر عمر کے حملہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ اجمالی
جواب: تفصیلی جواب: اگرچہ بعض لوگ حریم اہل بیت پیغمبر (ص) پر آشکار ظلم کو چھپانے کی کوشش کرتے
ہیں، لیکن پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی بیٹی کے گھر پر حملہ کا واقعہ ایسا ہے جو کبھی فراموش
نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کبھی تاریخ کے صفحہ سے پاک ہوسکتا ہے۔

کیونکہ حدیث اور تاریخ کی بہت سی معتبر کتابوں میں احتیاط اور شرمندگی کے ساتھ اس افسوسناک واقعہ
کی طرف اشارہ ہوا ہے جبکہ اہل بیت (علیہم السلام) پر ظلم کو بعض مورخین اور محدثین نے چھپانے کی
کوشش کی ہے لیکن پھر بھی جو کچھ صدر اسلام میں یا اس کے بعد واقع ہوا ہے اس کو چھپا نہیں سکے۔
ان افسوسناک واقعات میں سے ایک واقعہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (صلوات اللہ علیہما) کے گھر پر آپ کی
وفات کے بعد حملہ ہے جس میں خلیفہ دوم نے آگ لگائی، لہذا خلیفہ دوم کے متعلق جو کچھ اہل سنت کی
کتابوں میں ذکر ہوا ہے وہ یہ ہے :

اصل متن : "و معہ قبس من نار"

(معنی: «قَبَسَ النَّارَ قَبْسًا؛ اخذها شعلة.»)

»عمر کے ساتھ آگ کا شعلہ بھی تھا" (۱)۔

عمر نے گھر کے دروازہ کے پاس پہنچتے ہی کہا : دروازہ کو کھول دو ورنہ گھر کے ساتھ تمہیں بھی آگ میں جلا
دوں گا اس کے بعد آگ کو دروازہ پر ڈال دیا اور اس کو جلادیا (۲)۔

حضرت زہرا (علیہا السلام) کے استغاثہ کے باب میں ذکر ہوا ہے :

عمر کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت علی (علیہ السلام) کے گھر کے پاس آیا اور دروازہ کو کھٹکھٹایا ، حضرت فاطمہ زہرا (علیہا السلام) نے لوگوں کے شور و غل کی آواز سننے کے بعد گریہ و فریاد کے ساتھ کہا ! یا رسول اللہ یہ کیسی مصیبت ہے جو آپ کے بعد ابن خطاب اور ابن قحافہ کی طرف سے ہم پر آئی ہے یہ نالہ و فریاد سن کر بہت سے لوگ وہاں سے چلے گئے ، لیکن عمر کچھ لوگوں کے ساتھ وہاں باقی رہ گیا اور عمر صاحب نے قسم کھائی :

خدا کی قسم یا تو بیعت کے لئے باہر آجائو ورنہ اس گھر کو تمہارے ساتھ آگ لگا دوں گا... پھر دروازہ پر آگ ڈالی اور اس کو جلا دیا (۳) ۔

ایک دوسری روایت میں ذکر ہوا ہے :

«قالت فاطمة (س) یا بن خطاب ؟ ا جئت لتحرق دارنا ؟ !

قال : نعم "

«حضرت فاطمہ نے فرمایا : اے ابن خطاب ، کیا تو ہمارے گھر کو جلانے کے لئے آیا ہے ؟ !

عمر نے کہا : ہاں گھر کو جلانے کے لئے آیا ہوں (۴) ۔

سلیم بن قیس (شیعہ مصنف ہے) نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے : جس وقت عمر ، حضرت علی و فاطمہ

(علیہما السلام) کے گھر کے پاس پہنچا تو حضرت فاطمہ دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، عمر نے دروازہ

کھٹکھٹایا اور کہا : دروازہ کو کھول دو،

فاطمہ (س) نے فرمایا : اے عمر ہمیں رسول اللہ کا سوگ منانے دے اور ہمیں اکیلا چھوڑ دے ، تجھے ہم سے کیا

کام ہے ؟ (۵) ۔

نتیجہ

جو کچھ مسلم اور واضح ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی (علیہ السلام) کے گھر پر عمر کے حملہ کے وقت حضرت

فاطمہ زہرا (س) گھر میں موجود تھیں ،

جب آپ نے عمر اور اس کے ساتھیوں کی آواز سنی تو دروازہ کو بند کردیا اور ان کو شک و گمان بھی نہیں تھا کہ

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی اکلوتی یادگار یعنی خود جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کے گھر

میں ہوتے ہوئے وہ آپ کے گھر پر حملہ کرے گا ،

افسوس!

کہ اس نے یہ جسارت اور غلطی کی اور حضرت علی و فاطمہ (علیہما السلام) کے گھر میں آگ لگائی۔

۱-تاریخ طبری ج3، ص 101؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ج 7، ص432؛ العقد الفرید، ج 4، ص 260؛ انساب الاشراف

ج2، ص 268.

2- الامامہ و السیاسة، ج 1، ص 12.

3- الامامہ و السیاسة، ج 1، ص 12.

4- تاریخ ابی الغداء، ج1، ص 156.

5- (شیعہ کتاب) کتاب سلیم بن قیس، ص 864.تاریخ انتشار: « 1392/12/05 »